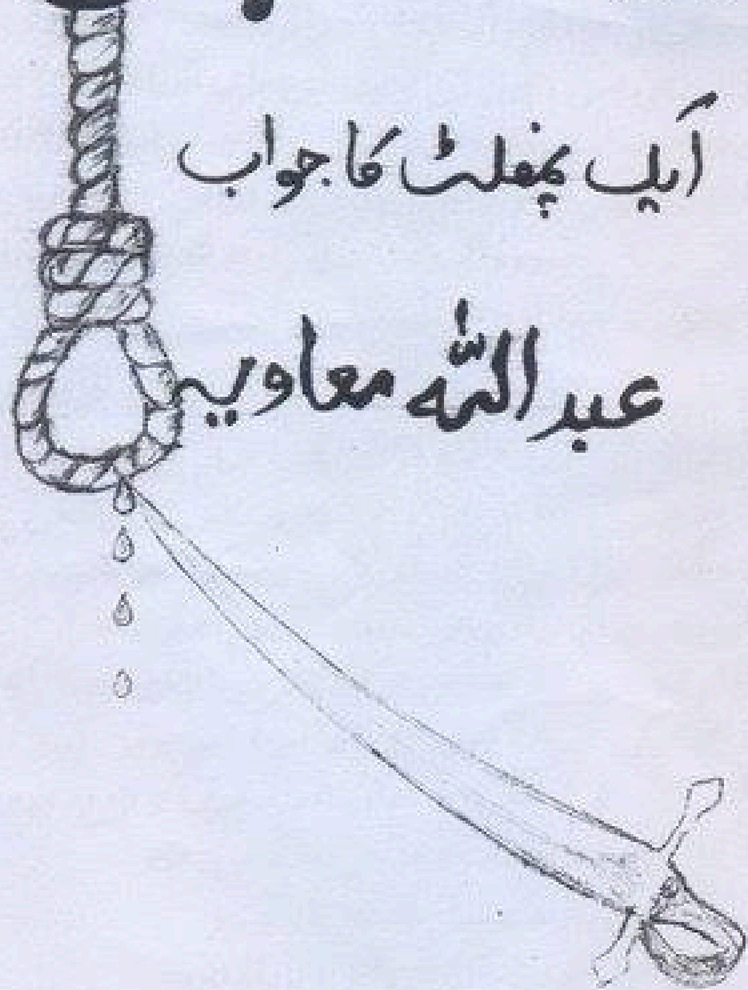
اللہ سے باغی



ایک پمفلٹ کا جواب

عبداللہ معاویہ

ان موضوعات پر کچھ لکھتے ہوئے دل میں ایک شرم سی پیدا ہوتی ہے کہ ایک اسلامی معاشرے میں رہنے کے باوجود ان موضوعات پر قلم اٹھانے کی نوبت آ پڑی ہے مگر کیا کیا جائے ان اللہ کے باغیوں کا کہ جو نام تو اسلام کا لیتے ہیں مگر اسلامی احکامات کی اس طرح سے دھجیاں اڑاتے ہیں کہ خود ان کے دائرہ اسلام میں رہنے کی ذرا بھی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ ان لوگوں میں بڑی تعداد ان سیاسی جماعتوں کی ہے جو عوام سے داد وصولنے کے لئے اور اپنی سیاست چمکانے کے لئے اپنے ایمان کو بشمول عوام کے ایمان کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے اللہ کے پاس تو دردناک عذاب ہے ہی ہے مگر دنیا میں بھی انہیں رسوائی اور ذلت کے سوا کچھ دستیاب نہیں۔

زیر نظر رسالہ ان تمام مومنین کے دل کی آواز ہے جو کہ اس وقت نکلی کہ جب ایک پمفلٹ بنام "کیا آپ تیار ہیں؟" ان کی نظر سے گزرا۔ یہ پمفلٹ ۱۲ اپریل ۲۰۰۷ کو روزنامہ "جنگ" میں چھپا تھا۔ پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کہ ایک اسلامی ملک میں اس طرح کے اشتہار کھلے عام چھاپے جا رہے ہیں اور ایک قابل اعتماد اخبار ایسی چیزوں کو چھاپ رہا ہے۔ آخر یہ اس سے کیا تاثر دینا چاہتے ہیں! آخر یہ اخبار کبھی جہاد کی خبریں کیوں نہیں چھاپتے؟ اس وقت کیوں ان کی ہوا خشک ہوتی ہے؟ مگر یہ بے حیائی اور بے غیرتی کو فروغ دینے والے پمفلٹ ان کے اخبار کی "زینت" فخراً بن جاتے ہیں۔

خیالی روشنی روشن خیالی آج کی ہے
دلوں سے سلب کر لیا ہے اس نے نور ایمانی

اس پمفلٹ کا طرز یہ ہے کہ اس میں پہلے بے غیرتی کے سوالات پوچھے گئے ہیں پھر لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ اگر وہ ان بے غیرتیوں کے حق میں ہیں تو ان کے ساتھ ۱۵ اپریل ۲۰۰۷ کو نکلنے والی ریلی میں شامل ہو جائیں (اور جہنم کا ٹکٹ حاصل کریں۔ معاویہ)۔ اس رسالے میں مختصراً ان سوالات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کے دجل وفریب کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اللہ اسے اپنی بارگاہ رحمت میں قبول فرمائے۔ آمین

عبداللہ معاویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پمفلٹ میں پوچھے گئے کل گیارہ (۱۱) سوالات کا ہم ایک ایک کر کے قرآن، احادیث، فقہ، اعمال صحابہؓ و قرون اولیٰ کی روشنی میں جائزہ لیں گے۔ انشاء اللہ۔

سوال ۱: کیا خواتین اپنے گھروں میں بند رہنے کیلئے تیار ہیں؟

جواب: خود سوال سے ہی سوال کی حماقت ظاہر ہو رہی ہے۔ یہ سوال ایک مسلم معاشرے کی خواتین سے کیا جا رہا ہے کہ آیا کہ وہ گھر میں بند رہنے کیلئے تیار ہیں یا نہیں؟ ان کا مقصد تو یہ ہے کہ خواتین کو گھروں سے نکال کر سڑکوں پر، پارکوں میں، بازاروں میں، مزاروں پر، اور ان کی خواہش کے مطابق فحاشی کے اڈوں پر لے آیا جائے، نہ کہ گھر میں بٹھا کے عزت دی جائے۔ اے بے غیرت مرد! تیری مردانگی اور غیرت نے یہ سوال لکھنے کی جراءت کیسے کی؟ اور کیا خوب بے غیرتی ان کی، لباس کو چھاپتے اور اس کی تشہیر کرتے ہیں۔ یہ سوال پوچھنے سے پہلے تیرا دماغ کیوں نہیں پھٹ پڑا؟ یہ سوال لکھنے سے قبل تیرے ہاتھ کیوں نہیں کانپے؟ یہ سوال پوچھنے سے پہلے تیری زبان نے تیرا ساتھ کیوں نہ چھوڑا؟ صرف اس لئے کیونکہ تیری غیرت مردہ ہو چکی ہے۔ تو قرآن کے صریح احکامات کی خلاف ورزی کر کے ملحد ہو چکا ہے۔ رب کریم تو قرآن میں تمام ماؤں بہنوں اور سب خواتین کے لئے یہ حکم صادر فرماتا ہے کہ

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ...... (الاحزاب-۳۳)

"اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جاھلیۃ کا لفظ کہہ کر اس پر ہمیشہ کے لئے مہر ثبت کر دی ہے کہ یہ عمل تو قدیم زمانہ کی جاہل عورتوں کا ہے کہ اپنے گھروں سے (بلا ضرورت) باہر نکلنا۔ تف ہے ان "روشن خیال" لوگوں کی سوچ پر کہ نام تو روشن خیالی کا لیتے ہیں مگر اعمال جاہلیت کے دور کے اپنا رہے ہیں۔ کیا یہی روشن خیالی ہے؟ اگر یہی روشن خیالی ہے تو لعنت ہے ایسی روشن خیالی پر کہ جس پہ عمل کر کے انسان اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔

کیا اتنی صریح اور واضح آیت ہونے کے باوجود بھی ان لوگوں کی آنکھوں سے گمراہی کی پٹی نہیں اترے گی؟ ان کے دلوں کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ کیوں اتنے سیاہ ہو گئے ہیں؟ آخر کیوں؟؟؟ ؎

آخر کب تک یہ خوابِ غفلت — اٹھو تو ذرا نقابِ غفلت
تا چند رہو گے مست و سرشار — اٹھو کہ ہو گئی سحر نمودار

کاش! کہ آزادئ نسواں کے حامی یہ لوگ سمجھ سکتے کہ ہماری مائیں، امہات المومنین، کتنی "آزاد" تھیں۔ ترمذی میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ایک حدیث ہے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ آپؓ اور حضرت میمونہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ اچانک حضرت عبداللہ ابن مکتومؓ جو کہ نابینا صحابی تھے آ گئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں خواتین کو اندر جانے کا اشارہ فرمایا۔ آپؓ نے کہا کہ عبداللہ ابن مکتومؓ تو نابینا ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ وہ نابینا ہیں تم تو نہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو خواتین کو گھر کے اندر بھی پردہ دے رہے ہیں۔ نابینا مردوں سے بھی پردہ کرا رہے ہیں اور یہ خواتین کو گھروں سے باہر نکال کر آوارگی پھیلانے پر تلے ہیں۔ کاش! کہ یہ بھی اسے سمجھ سکتے مگر کیا ہو اس شیطانی پٹی کا جو ان کے آقا نے "سات سمندر" پار بیٹھ کر کراچی کے نوجوانوں پر ڈالی ہے۔

سوال ۲:- کیا خواتین غیر اسلامی شٹل کاک برقعہ پہننے پر تیار ہیں؟

جواب ۲:- شٹل کاک کو غیر اسلامی کہنے والوں کی منطق سمجھ نہیں آتی کہ آخر وہ اسے کس بنیاد پر غیر اسلامی کہتے ہیں؟ ان ہرے، لال اور سفید رنگ کا جھنڈا لہرانے والوں کی، شٹل کاک کو غیر اسلامی کہنا شاید اس وجہ سے ہے کہ اس میں خواتین پوری طرح دنیا کی نظروں سے چھپ جاتی ہیں حتیٰ کہ ان کی آنکھیں بھی پردے میں لگی جالی کے سبب نظر نہیں آتیں۔ ظاہر ہے! ایسا برقعہ تو "غیر اسلامی" ہی ہوگا کیونکہ انکا "اسلام" جو انکے آقا کی طرف سے، سات سمندر پار کر کے آتا ہے تو اپنے ساتھ مغربی رنگ اور WESTERN CULTURE بھی لیتا ہوا آتا ہے۔ جس میں خواتین جینز، اسکرٹ، ٹی شرٹ اور اس طرح کے کپڑے استعمال کرتی ہیں کہ جس سے شاید مرد کا ستر بھی نہ چھپ سکے۔

ہم نے یہ کب کہا کہ شٹل کاک سنت ہے؟ یا یہ کہ اس کے بغیر کسی اور دوسری چیز سے پردہ ہو ہی نہیں سکتا؟ ہاں! یہ البتہ ضرور کہتے ہیں کہ مروجہ FASHIONABLE برقعوں سے یہ لاکھ درجہ بہتر ہے کیونکہ اس میں جسم بھی پوری طرح ڈھک جاتا ہے۔ اس کا ڈھیلا پن بھی شریعت کے مطابق ہے۔ مروجہ برقعوں میں FASHION اور DESIGN کی وجہ سے پردہ کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ سب میں نہیں، صرف فیشن والوں میں۔ یہ لوگ عوام و علماء اور مذہب کی طرف سے بدظن کرنے کیلئے اس طرح کے سوالات اٹھاتے ہیں کہ جس سے معصوم عوام اپنی لاعلمی کے سبب انہیں FAVOUR کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اے نبی! آپ اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دیگر مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے (کہ جب ضرورت پر گھروں سے باہر جانا پڑے تو) اپنے (چہروں) اوپر (بھی) چادروں کا حصہ لٹکا کر (چہروں کے) قریب کر لیا کریں۔ اس سے جلد پہچان لی جایا کریں گی تو ان کو ایذا نہ دی جائیگی۔" (الاحزاب - ۵۹)

اس آیت سے ایک چیز یہ بھی واضح ہو رہی ہے کہ پردہ کیلئے جلباب استعمال کرنے کا حکم ہے۔ عربی میں جلباب بڑی چادر کو کہتے ہیں۔ شٹل کاک تو اس جلباب کی ایک MODIFIED شکل ہے۔ کہ خواتین کو چادر سنبھالنے میں تھوڑی دشواری ہوتی ہے جبکہ شٹل کاک یا دوسرے برقعوں میں وہ آرام سے چل پھر سکتی ہیں۔ اب جبکہ یہ ثابت ہو چکا کہ یہ شریعت کے عین مطابق ہے تو پھر بھی یہ شٹل کاک کو غیر اسلامی کیوں کہیں۔ شاید وہی وجوہات ہیں جو جواب کے شروع میں ذکر کی گئیں۔ ہاں! یقیناً وہی وجوہات ہیں۔ جب انسان دین سے دور ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر سیاہ مہر لگا دیتے ہیں....

سوال ۳:- کیا طالبات اور خواتین تعلیم سے محروم رہنے پر تیار ہیں؟

جواب:۔ عوام کو علماء کے خلاف انبیاء اور احکامات الٰہیہ سے دور کرنے کا ایک اور حربہ۔ سوال کو اس طرز سے کیا ہے کہ پڑھنے والا لاشعوری طور پر انکا حامی ہو جائے۔ مگر جو راز اس سوال کے اندر پوشیدہ ہے اس کو جاننے کے بعد شاید اس سوال کی حیثیت کوڑیوں کی بھی نہ رہے۔ آئیے اس سوال کا جائزہ لیتے ہیں۔

ایک عام سادہ لوح مسلمان بھی جانتا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے علم حاصل کرنے پر جتنا زور اسلام نے دیا ہے اتنا کسی نے نہیں دیا۔ حتٰی کہ اسے فرض قرار دے دیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" (الحدیث)

اس حدیث سے علم حاصل کرنے کی فرضیت واضح ہے، مرد عورت دونوں کیلئے اور اگر کوئی علم کے حصول کی فرضیت کی خلاف ورزی کرے تو اس حدیث کا منکر ہے۔ مگر اصل سمجھنے کی بات یہ ہے کہ وہ " علم جو "فرض" کیا گیا ہے" وہ کونسا علم ہے۔ کیا یہ کالج اور یونیورسٹی کا علم ہے جو فرض کیا گیا ہے؟ کوئی عام آدمی بھی اس بات کا جواب دے سکتا ہے کہ اگر ہم دنیاوی علوم میں بالکل ہی صفر اور کورے ہوں تو بھی کیا جہنم کا ایندھن بنیں گے؟ اس حدیث کو سمجھنے کیلئے ایک اور حدیث دیکھتے ہیں۔

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین
(فضل الباری شرح صحیح البخاری)

"جس سے اللہ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔"

اس حدیث سے علم کی فرضیت والی حدیث کی تشریح ہوتی ہے کہ وہ علم، جس میں اللہ تعالٰی نے بھلائی رکھی ہے وہ تو دین کا ہے، نہ کہ دنیاوی علوم۔ دنیاوی علوم منع نہیں، ہرگز منع نہیں، مگر اس کو فرض علم پر قیاس کرنا درست نہیں۔ بلکہ حدیث کے معنی میں تحریف ہے۔ آج تک ہمارا جتنا اسلاف گزرا وہ علم کی فرضیت والی حدیث سے علوم دینیہ ہی مراد لیتے آئے ہیں تو آج اکیسویں صدی میں ہم حدیث کے معنی کیسے بدل دیں؟

اور یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے۔ ظاہر ہے دین کا علم اسی لئے فرض کیا گیا تاکہ ہمارے اندر تقوٰی پیدا ہو، عبادات کا ڈھنگ آسکے، عبادات کے اصل طریقے معلوم ہو سکیں۔ ایک شخص نے کلمہ پڑھا، وہ مسلمان ہے، اب اسے اسلام کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے لازمی بات ہے علم ہی کی ضرورت پڑے گی تاکہ وہ اپنے علم کے مطابق عمل کر سکے۔ نمازیں کیسے پڑھے؟ کن اوقات میں پڑھے؟ یہ ساری چیزیں علوم دینیہ ہیں اور اسی لئے فرض ہیں کیونکہ ان کے حصول کے بغیر ہم اپنے فرائض میں کوتاہی کر بیٹھیں گے۔ جبکہ دوسری طرف ہم HYDROGEN BOMB بنالیں، چاند پر پہنچ جائیں، دنیا کی GEOGRAPHY پر عبور حاصل کر لیں، بڑے بڑے SPACE CRAFTS بنالیں وغیرہ وغیرہ، مگر دین کا ایک رکن بھی نہ جانتے ہوں تو خود سوچنے کی بات ہے کہ یہ علوم فرض کیسے ہوئے؟ اگر یہ علوم فرض ہوتے تو صحابہ کرامؓ دینی علوم کو چھوڑ کر انہیں ترجیح دیتے کیونکہ دنیاوی علوم تو اس زمانے میں بھی تھے بلکہ ہزاروں قبل مسیح سے ہیں۔ امام اعظمؒ کو اللہ نے اتنی بصیرت دی کہ وضو کا گرتا پانی دیکھ کر پہچان جاتے کہ فلاں شخص کونسا گناہ کر کے آیا ہے تو وہ صرف دینی علوم سے حاصل شدہ تقوٰی کی بدولت۔ آخر ان سب کی زندگیاں کیوں علوم دینیہ کے حصول میں کٹیں؟

"یقیناً انبیاء دراہم اور دیناروں کو ورثہ میں نہیں دیتے بلکہ وراثت میں علم فرماتے ہیں۔" (فضل الباری شرح صحیح البخاری)

اس حدیث نے علم کو اور واضح کر دیا کہ وہ علم جو انبیاء سے ورثہ میں ملا وہ تو خالص دینی علم ہے نہ کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا۔ نہ ہی ان احادیث کی بیان کرنے سے یہ مقصد ہے اور نہ ہی کسی عالم کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ دنیاوی علوم میں کورا رہا جائے مگر آجکل جو لوگ علم اور علماء کو DEGRADE کرتے ہیں اور علوم دینیہ پر مقدم سمجھتے ہیں یہ جہالت اور بے دینی ہے۔ دنیاوی علوم بھی ضروری ہے کیونکہ اس کو اسلام کی ترقی کے طور سے بھی تو استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اصل علم دین کا ہے جس کی بحث

اللہ کے علم پر جو بوجھ ہوگی۔ مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہر کوئی اسلامی جامعہ میں داخلہ لے کیونکہ ایسا ہو گا بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مسلمان سارے کے سارے (حصولِ علم دین کیلئے) نکل کھڑے ہوں تو ایسا کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت ایسی نکل کھڑی ہو جو دین میں تفقہ یعنی مہارت تامہ حاصل کرے۔ (التوبہ - ۱۲۲)

یعنی علماء کا ہونا فرض کفایہ ہے مگر جیسا ہم پہلے کئی بار ذکر کر چکے ہیں کہ اسلام علوم دنیاوی سے ہرگز نہیں روکتا بلکہ اس کو بھی حاصل کرنے کہتا ہے۔ چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

الحکمۃ ضالۃ المؤمن

"حکمت (یعنی علم اور سائنس) مومن کی متاع گم گشتہ ہے۔"

یعنی کہ دنیاوی علوم بھی حاصل کریں مگر حدیث میں عالم کی فضیلت آئی ہے کہ ستر (۷۰) کو بخشوائے گا (باعمل ہو تو)۔ کیا کوئی اچھی ڈاکٹر یا انجینئرنگ سے کسی دوسرے کو بخشوائے گا۔ وہ اپنی ڈگریوں سے تو خود کو بھی نہیں بچا سکتا مگر اپنے ایمان سے۔

یہاں علم پر اتنی بحث کرنے کا مقصد "اصل علم" کو واضح کرنا ہے کہ فرض علم کونسا ہے؟ مگر یہ خواتین تو فرض علم حاصل نہیں کر رہیں۔ یہ تو (حکمت) OPTIONAL ہے نا؟ پھر ایک اختیاری چیز کے حصول کیلئے فرضیت کی تارک کیوں بن رہی ہیں؟ فرضیت ستر کی، فرضیت حیاء کی، فرضیت پردے کی۔ یہ تو فحاشی اور عریانیت کو فروغ مل رہا ہے!

آجکل کے کالج اور یونیورسٹیوں میں جہاں نظر دوڑائیے لڑکے اور لڑکیاں بیٹھے گپیں مارتے نظر آتے ہونگے۔ اگر ایسے "علم" کی مخالفت نہ کی جائے تو اور کیا کیا جائے۔ کیا اسلام میں CO-EDUCATION کی گنجائش ہے؟ ہرگز نہیں! یہ کیسے ممکن ہے کہ نامحرم مرد اور خواتین ایک جگہ جمع بیٹھے ہوں۔ یہ یقیناً وہ علم نہیں ہے جس سے دین کا ذرہ برابر بھی فائدہ ہو۔ ہاں اگر ہم کسی اسلامی جامعہ کی طالبہ کو دیکھیں تو ہمیں وہ علم بھی سمجھ میں آجاتا ہے۔ خواتین کو تعلیم سے محروم کون دیکھنا چاہتا ہے؟ ہم تو بس خواتین کو خواتین کی طرح تعلیم دینا چاہتے ہیں نہ کہ بے پردہ کر کے یونیورسٹیز میں لے آئیں۔ اگر یہ لوگ خواتین کو اسی قسم کی تعلیم دلوانا چاہتیں تو ہم ہرگز ان کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ہمارے مذہب میں علم حاصل کرنے کا درس ہے فحاشی کا نہیں۔

آج تعلیمی اداروں میں بہت کم ہی ایسے ہیں جہاں فحاشی نہ ہو۔ بلکہ بہت سے لڑکے تو کچھ خاص DEPARTMENTS میں ایڈمیشن ہی خواتین کی وجہ سے لیتے ہیں۔ آخر ہماری غیرت یہ کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ ہم ایک ایسے ماحول میں اپنی بہنوں کو بھیجیں جہاں عریانیت ہی عریانیت ہے۔ ہاں اگر یہاں خواتین باشرع اور باپردہ ہیں تو اور بات ہے مگر ماحول کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پھر اس کے بعد بھی یہ پوچھتے ہیں کہ کیا آپ خواتین کو تعلیم سے محروم دیکھنے کیلئے تیار ہیں؟ بے شک علم و حکمت کی اہمیت ہے مگر ایمان سے بڑھ کر نہیں۔ ان سب کے برعکس یہ اصل طالبات، جو اسلامی جامعات کی ہیں یہ ان کی تحقیر کرتی ہیں اور فرسودہ اور کیا کیا سمجھتی ہیں۔

یہ اللہ سے کھلی بغاوت نہیں تو اور کیا ہے؟؟؟

سوال ۲: کیا آپ شٹل کاک برقعہ نہ پہننے والی خواتین پر تیزاب پھینکنے کے عمل کو جائز سمجھتے ہیں؟

جواب: افسوس ہے تمہارے دجل و فریب کی انتہا پر۔ آدھی بات تو ویسے ہی جھوٹ کی مانند ہوتی ہے۔ یہ بھی تو بتائیے کہ تیزاب کس نے پھینکا؟ اصل وجہ کیا تھی؟ پھینکنے والے کو حق تھا بھی یا نہیں؟ ساری

باتیں مبہم کرکے صرف اتنا کہا کہ جس سے عوام کے دل کو حق کے خلاف کر دیں۔
اب حقیقت کا جائزہ لیتے ہیں۔

یہ عمل افغانستان میں طالبان کے اقتدار کے دوران ایک آدھ بار سننے میں آیا۔ کوئی مستقل قانون نہیں تھا۔ بلکہ صرف عوام کی تنبیہ کے طور پر۔ اور یہ کامیاب بھی رہا۔ طالبان ہمارے حکمرانوں کی طرح بے غیرت اور بے ضمیر نہیں تھے۔ انہیں ایک عورت کی عفت و آبرو کا اتنا ہی لحاظ تھا جتنا کہ شریعت میں متعین ہے۔ اگر کوئی عورت بے پردہ نکلے تو کیا حاکم وقت کو اختیار نہیں کہ اس کو جو بھی تعزیری سزا چاہے وہ دے؟ حاکم وقت تو ملک کے نفع میں کوئی بھی سزا دے سکتا ہے چاہے کسی کو موت کیوں نہ دینی پڑے!

صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شرابی کو چالیس کوڑے سزا دی گئی، ابوبکر صدیق ؓ کے دور خلافت میں بھی یہی دستور رہا۔ مگر عہد فاروقی ؓ میں حضرت عمر ؓ نے یہ سزا اسی (۸۰) کوڑے کر دی اور حضرت عثمان ؓ کے زمانہ میں بھی اسی رہا۔ کیونکہ حاکم وقت کو سزا دینا کا پورا اختیار ہے۔ اگر طالبان نے بے پردہ عورتوں کی تنبیہ کیلئے کسی ایک کے چہرے پر تیزاب ڈالا تو کیا گناہ کیا۔ کونسی شریعت حاکم کو اجازت نہیں دیتی؟ کیا حدود اللہ میں چور کے ہاتھ کا کٹنا نہیں؟ زانی کیلئے کوڑے اور سنگساری نہیں؟ شرابی کیلئے کوڑے نہیں! قذاف کیلئے کوڑے نہیں؟ تو اگر ایک بے پردہ کو سخت تعزیری سزا دی گئی تو کیا غلط ہے؟

حضرت عمر فاروق ؓ تو یہ کہتے تھے کہ اگر دجلہ کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی بھوکا مر گیا تو عمر ذمہ دار ہوگا۔ تو کیا طالبان نے اس امر کو اپنی ذمہ داری سمجھ کر پورا نہیں کیا؟ آج ہم [illegible] والی عورتوں کو، ناچنے والی عورتوں کو دیکھ نہیں سکتے بلکہ یہ سیاسی جماعتیں تو ان کی مکمل حمایتی ہیں مگر کسی اسلامی ریاست میں عورت کو شریعت کے مطابق سزا دی گئی تو ان کے دل میں بہت محبت جاگ اٹھتی ہے۔

اور تیزاب سکول کالج نہ بھیجنے کی وجہ سے نہیں پھینکا گیا تھا بلکہ بے پردہ ہونے کی وجہ سے پھینکا گیا تھا۔ عوام حقیقت سے بے بہرہ ہیں۔

ان کی چالاکیوں میں آجاتے ہیں کیونکہ یہ حقیقت کو پس پردہ رکھتے ہیں۔
آج دنیا کی جن اسلامی مملکتوں میں شرعی قوانین نافذ ہیں وہاں مجرم کے ساتھ سخت رویہ ہی رکھا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کسی کو جرم کرنے کی ہمت ہی نہ ہو۔ سب سے واضح مثال سعودی عرب کی ہے۔ آئے دن خواتین کی گردن زنی کے واقعات ملتے رہتے ہیں۔ جبکہ خواتین کے خلاف ان کی زبانیں کیوں نہیں چلتی؟

غرض یہ عمل شریعت کی رو سے بالکل صحیح تھا اور دین کے فائدے کیلئے تھا۔ اور اس کے مخالف جتنی سیاسی جماعتیں ہیں وہ صرف اپنی سیاست چمکانے کیلئے ایسی سازشیں گھڑ رہے ہیں۔

سوال ۵: کیا آپ کے خیال میں اسلام نے شیو بنانے کو حرام قرار دیا ہے؟

جواب: ایک داڑھی منڈے، بے دین، فاسق سے اسی قسم کے سوالات کی توقع کی جا سکتی ہے۔ ہم تو ہر اس عمل کو حرام سمجھتے ہیں کہ جس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے برا منایا اور اس کی تردید فرمائی۔ ایک داڑھی ہی کیا! ہر اس عمل کو!!!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"دس باتیں انسانی فطرت کا حصہ ہیں
مونچھیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا........" (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیاں
خوب بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔" (بخاری، مسلم)

"داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں صاف
کرو، اور فرمایا اللہ تعالی کے دعوت

حضرت ابراہیمؑ اپنی داڑھیاں بڑھاتے
اور مونچھیں صاف کرتے تھے۔" (المعجم الکبیر للطبرانی)

"شاہ ایران کسریٰ بن ہرمز نے دو قاصد رسولﷺ کے پاس (ناپاک ارادہ سے) بھیجے، وہ آپﷺ کے پاس پہنچے۔ ان دونوں نے داڑھیاں منڈائی ہوئی تھیں مونچھیں بڑھائی ہوئی تھیں رسول اللہﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: تمہارا ناس ہو تمہیں اس (گناہ) کا حکم کس نے دیا ہے؟ وہ بولے ہمارے رب یعنی شاہ ایران نے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے تو مجھے حکم دیا ہے کہ میں داڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کتاؤں۔"

(الکامل لابن اثیر، البدایۃ والنہایۃ)

اس طرح کی بیسوں احادیث ہیں اور یہ آخری والی تو اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے۔ داڑھی کٹانا اللہ اور اس کے رسول دونوں کی نافرمانی کرنا ہے۔ ایک ایسا عمل جسے اللہ کے نبی ناجائز جانیں بلکہ "ناس" ہونے کی خبر دیں اسے کوئی بدبخت ازلی ہی جائز کہہ سکتا ہے، مومن تو نہیں۔ یا وہ ہو "اللہ کا باغی" اور نافرمان ہو، خود داڑھی منڈا ہو، اس سے اسی قسم کے سوالات کی توقع کی جا سکتی ہے۔

داڑھی کٹانا قطعی حرام ہے چاہے ایک مشت سے تھوڑی کم ہو، وہ بھی حرام ہے۔ اسی پر تمام ہی مذہب تھا۔ کسی نبی نے داڑھی نہیں کٹائی، نہ صحابی نے، نہ تابعی نے، تبع تابعی نے، نہ ولی نے تو پھر آج ہم کیسے اپنی صورتوں کو مسخ کریں۔ اور فطرت کے خلاف جائیں کیوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل ہو چکا ہے کہ داڑھی فطرت کا حصہ ہے۔ یہ صرف شیطان کی چال ہے کہ جس نے ہمارے اعمال اور وضع قطع کو تبدیل کر کے شیطانی صف میں لا کھڑا کیا ہے اور داڑھی تو شعائر اللہ میں سے ہے اور شعائر اللہ کی

تعظیم ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو۔" (المائدہ۔۲)

"شعائر اللہ ان افعال و اعمال کو کہا جائے گا جو عرفاً مسلمان ہونے کی علامت سمجھے جاتے ہیں اور محسوس و مشاہد ہیں، جیسے نماز، اذان، حج... اور سنت کے مطابق داڑھی وغیرہ۔" (معارف القرآن)

غرضیکہ ہر طرف سے یہی ثابت ہوا ہے کہ داڑھی کٹانا یا شیو بنانا ایک گناہ کبیرہ ہے اور حرام عمل ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی مونڈنے کو ناس فرمایا۔ کیا کوئی ذی شعور شخص اللہ اور اس کے رسول کے صریح احکامات کے باوجود بھی اللہ کا باغی بننا پسند کرے گا؟ ہرگز نہیں! کسی مومن کی غیرت، یہ غیرت کے خلاف عمل گوارا نہیں کرے گی، مگر جو "منافق" اور فاسق ہو۔

سوال ۶:- کیا آپ کے خیال میں خواتین کا گاڑیاں چلانا حرام ہے؟

جواب:- خواتین کو اپنے favour میں لینے کیلئے ایک اور نہایت فضول سا سوال۔ اس کا جواب بھی جواب ۵ کی طرح ہے کہ جب اللہ کے واضح احکامات موجود ہیں کہ خواتین اپنے گھروں میں قرار پکڑیں اور فضول میں باہر آنے جانے کی ضرورت نہیں تو پھر گاڑیاں کیا گھر میں چلائی جاتی ہیں؟

ہر چیز صرف حرام یا حلال نہیں ہوتی، اور بھی درجات ہوتے ہیں۔ ذاتی اغراض و مقاصد کیلئے جب فضول میں گھر سے نکلنا ہی منع ہے تو گاڑی کیلئے کسی الگ حکم کی ضرورت نہیں۔ سعودی عرب میں بھی تو پابندی ہے۔ آخر وہاں کی عوام کیوں نہیں شور کرتی؟ وجہ حرمت گاڑی چلانے پر نہیں بلکہ بلا کسی عذر شرعی کے باہر آنے جانے پر ہے۔

سوال ۴: کیا آپ اپنے گھروں کے ٹی وی، ویڈیو، وی سی آر، اور ٹیپ ریکارڈرز کو غیر اسلامی قرار دلوا کر توڑ جانے پر تیار ہیں؟

جواب: پہلے یہ شعر ہے

خوش رہے رحمان بھی — راضی رہے شیطان بھی

مگر اب تو بس شیطان ہی راضی رہے چاہے اللہ عزوجل ناراض رہے اور ناراض ہو، مگر شیطان! کسی صورت، کسی آن، کسی پل ناراض نہیں ہونا چاہیے۔ اور یہی ہماری تباہکاری اور DOWNFALL کی اصل وجہ ہے۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ

آ تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

پہلے تو اتنا واہیات سوال کرتے ہیں، پھر اس پہ تعجب بھی۔ سبحان اللہ! جو کام ابلیس نہ کر سکا وہ یہ AGENTS کر رہے ہیں۔ ذرا ان سے پوچھا تو جائے کہ یہ T.V، V.C.R اور ٹیپ ریکارڈ کہاں سے اسلامی ہیں؟ آلات غنا و مزامیر کہاں استعمال ہوتے؟ کیا اندلس میں اسلام ان سے پھیلا یا حضرت عمرؓ نے اس کے ذریعے اسلام پھیلایا یا محمد ﷺ نے ان کے ذریعے تعلیم دی؟ ہاں مگر اللہ نے یہ ضرور فرمایا ہے کہ

"اور بعض آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے، اور اس کا مذاق اڑائے، ایسے لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔" (لقمان ۶)

آدمی خود فیصلہ کرے کہ ان آلات نے انسان کو عبادات سے غافل کیا ہے یا عبادت کی ترغیب دی ہے۔ پہلے فحاشی پھیلانے والے CINEMA جاتے تھے مگر اب تو یہ گھر گھر T.V کی صورت میں رخ کر چکی ہے۔ دن رات ان پر

ناچ گانے اور بے غیرت اور فحاش خواتین نظر آتی ہیں۔ کیا یہ "اسلامی" ہے؟ بلکہ ایسا کہنے والا تو اپنے ایمان کو داؤ پر لگا بیٹھتا ہے کیونکہ یہ اسلام پر ایک سنگین تہمت ہے۔

کونسا گناہ ہے جو ان آلات میں نہیں بلکہ یہ تو گناہ کا مجموعہ ہیں۔ گانا، تصویر، فحاشی، بے پردگی، سب کچھ تو یکجا ہے ان میں۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جن سے محمد ﷺ کو سخت نفرت تھی۔ ساؤتھ افریقہ سے نکلنے والے ایک رسالے ISLAM AND TELEVISION میں صفحہ ۱۸۱۱ پر ہے کہ

"RESEARCH STUDIES ON THE EFFECT
AND INFLUENCE OF TV ON SOCIETY HAS
SHOWN THAT TELEVISION ENCOURAGES
NORMALLY PERFECT CHILDREN TO
IMITATE..... ANTISOCIAL BEHAVIOUR THEY
SEE ON SCREEN".

یقیناً معاشرے کے بگاڑ کی اصل وجہ T.V ہی ہے کیونکہ بچے جو اس پہ خرافات اور بدتمیزی دیکھتے ہیں وہ سیکھ بھی رہے ہیں۔ ایک چیز جس سے آپ کا معاشرہ، اور ایمان دونوں خطرے میں ہیں، حیرت ہے کہ آپ اپنی اسلامی سمجھتے ہیں! رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"گانا دل میں نفاق کو اگاتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔" (ابو داؤد، بیہقی)

غرضیکہ یہ آلات خبیثہ ہیں اور ہر قسم کا گناہ اپنے اندر رکھے ہوئے ہیں۔ اگر اتنا شوق ہے تو اپنی محرمات کو ان T.V پروگرام میں لا کر گانا کیوں نہیں گانے دیتے۔ اس وقت تو غیرت کا جنازہ نکلتا ہے۔ مگر دوسروں کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہیں۔ اسی سے ملک میں زنا اور فحاشی عام ہے۔

الغناء رقیۃ الزناء (تلبیس ابلیس)

"گانا زنا کا منتر ہے"

لوگو! ہوش کرو! موت سے پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو۔ یہ سیاسی تنظیمیں اپنے مفاد کیلئے کچھ بھی کر سکتی ہیں۔ چاہے ایسے "گیارہ سوالات" ہی کیوں نہ کرنے پڑیں کہ جن کے غلط جوابات دے کر آدمی دائرہ اسلام کو سلام بھی کر سکتا ہے !!!

سوال: کیا آپ اپنے گھروں کی تقریبات ریکارڈ کرنے والے کیمروں اور ڈیو کیمروں کو غیر اسلامی سمجھتے ہیں؟

جواب: واہ! کس خوبصورتی سے عوام کی معصوم عقلوں سے کھیل رہے ہیں۔ گناہ پر زور بھی دے رہے ہیں اور اس کے فائدے بھی بتا رہے ہیں کہ بھائی! آپ تو اس سے اپنی تقریبات ریکارڈ کرتے ہیں، تاکہ انسان پر نفسانی خواہش حاوی ہو جائے اور وہ سوال کا جواب نفی میں دے۔ مگر اے غیور مسلمانو! اگر دل میں اللہ کا ڈر اور رسول ﷺ کی محبت زندہ ہے تو جواب دو ہاں! ہاں!! ہاں!!! ہم اسے غیر اسلامی سمجھتے ہیں اور انشاءاللہ اس معاشرے سے انہیں مٹا کر دم لیں گے۔

ذرا غور تو کریں کہ اللہ کے یہ باغی زور کس پہ دے رہے ہیں؟ تصویر سازی پر! استغفراللہ! وہ چیز جس پر اللہ کے نبی نے سخت ترین وعیدیں سنائی ہیں۔ احادیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ جاندار کی تصویر ملائکہ رحمت سے دوری کا سبب ہے کیونکہ یہ لعنت اور غضب کی چیز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصویر (بخاری)

اب ظاہر ہے جب رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے تو لعنت اور غضب کے فرشتے آئیں گے جو ان "گیارہ سوال" والے سوالیوں کے پاس آتے ہیں اور ان کے دل کا نور دفع کرتے رہتے ہیں۔ آخر کسی کا دل مصوری پر راضی کیسے ہوتا ہے؟ یہ تو خالص اللہ کی صفت ہے۔ علامہ شامیؒ کہتے ہیں

"اور یہ وجہ بھی حرمت تصویر کی ہمیشہ رہے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقالی ہمیشہ کیلئے حرام ہے، پس تصویر جاندار کی بنانا تا قیامت کبھی بھی جائز و حلال نہیں ہو سکتا۔" (شامی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون (بخاری)

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ شدید عذاب مصوروں کو ہوگا۔"

غرض کہ لاتعداد احادیث ان مسائل پر ہیں جو ان کے حرام ہونے کی واضح دلیل ہیں۔ فقط صرف سمجھنے کی ہے۔ ایک چیز جو شروع سے شریعت میں حرام اور مذموم سمجھی جاتی رہی آج کیونکر جائز اور حلال ہو سکتی ہے؟ اللہ کے باغیوں.....! باز آجاؤ!

سوال ۹: کیا آپ اپنے بچوں اور بچیوں کو جدید سائنسی علوم اور جدید تعلیم سے محروم رکھنے کے حق میں ہیں؟

جواب: اس کا جواب بھی وہی ہے جو سوال ۸ کے جواب میں درج ہوا۔ علم کی حیثیت اور حقیقت کا فرق اور اصل علم کی فضیلت سب کچھ واضح کیا جا چکا ہے۔ اگر شریعت کی پابندی کرتے ہوئے دنیاوی علوم حاصل کریں تو کوئی برائی نہیں لیکن مروجہ طریقے میں جو برائیاں ہیں بیان ہو چکی ہیں۔ اللہ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سوال ۱۰: کیا آپ اسلام آباد میں لال مسجد اور مسجد حفصہ پر ڈنڈا بردار کلاشنکوفی قبضہ کر کے عوام پر جبراً اپنی خود ساختہ کلاشنکوفی شریعت نافذ کرنے کے حق میں ہیں؟

جواب: اس مسئلہ کو اس "دجال زمانہ" نے جان بوجھ کر پیچیدہ بنا کر پیش کیا ہے۔ سوال میں "خود ساختہ" کے الفاظ استعمال کر کے نہایت دجل و فریب سے کام لیا ہے۔ ان کے اقدامات خود سمجھتے ہیں (لال مسجد اور مسجد حفصہ والوں کو) حق کے دیگر علماء نے بھی نرمی برتنے کی درخواست کی ہے۔ مگر جب مومن کا ایمان بھڑک اٹھے تو دنیا کی کوئی چیز اس شعلہ زن کو نہیں بجھا سکتی۔ یہ فضول قسم کے پمفلٹ چھاپنے والے عوام کو غلط سمت میں لے جا کر سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

آخر "ڈنڈا بردار شریعت" سے کیا مطلب؟ حکومت تو ہوتی ہی ڈنڈا بردار ہے۔ اگر حاکم وقت ہی سختی نہ کرے تو عوام کا تو بیڑا غرق

ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ ہماری حکومت کر رہی ہے۔ آخر "خود ساختہ" شریعت کے الفاظ استعمال کر کے یہ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ کیا چوری، زنا، شراب، ڈاکہ، فحاشی کے اڈے پر پابندی لگانا خود ساختہ شریعت ہے یا اللہ کی بنائی ہوئی؟ کوئی ہے جو جواب دے!!!

کسی مسلمان میں جرات ہے تو کہے کہ اللہ کے احکامات کے خلاف ہیں یہ۔ کیا ہو گیا ہے تمہاری عقلوں کو! تمہیں حدود اللہ اور خود ساختہ شریعت میں فرق ہی نہیں پتا! یہ ہماری بد اعمالیوں کا ہی نتیجہ ہے۔

کیا پاکستان کے پانچ ہزار (5000) فحاشی کے اڈے بند کرانے کا مطالبہ کرنا خود ساختہ شریعت ہے؟ ہرگز نہیں! حکومت کو تو خوش ہونا چاہیے تھا کہ جو کام یہ ساٹھ (60) سالوں میں نہیں کر سکے وہ یہ لوگ لمحوں میں کر رہے تھے۔ مگر کیا کیجیے اس بکی ہوئی حکومت کا۔ اپنے غیر ملکی آقاؤں کے آگے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔ کاش کہ ان کے دلوں میں ذرہ برابر بھی خوف خدا آ جائے تو آج معاملہ خراب نہ ہو۔

لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے علماء کی سختی بجا ہے۔ انہیں تو اللہ سے پوچھے جانے والے سوالات کا ڈر ہے کہ تم تو عالم تھے! پھر کیوں اللہ کے باغیوں سے جہاد نہ کیا؟ کیوں برائی سے نہ روکا؟ کیوں تمہارے ہوتے ہوئے ملک میں 5000 بدکاری اور فحاشی کے اڈے چلتے رہے؟ کیا جس سے یہ سوال پوچھے جائیں پھر اس کی طرف سے کی جانے والی سختی بجا نہیں؟ مولانا عبد العزیز صاحب نے واقع درست کہا ہے کہ اللہ ہمیں 60 سالوں سے ناچ گانوں میں دیکھ رہا ہے۔ کیا کسی اسلامی ریاست میں شرعی قوانین نافذ کرنے کیلئے 60 سال کا عرصہ کم ہوتا ہے؟ اور کتنی نسلیں اس نظام کے اندر گزریں گی یہ کوئی نہیں جانتا۔ بس یہ سب جانتے ہیں کہ اگر کوئی دین کے مفاد میں کام کرے تو اس کے سامنے "گیارہ سوالوں" کا ایک فضول سا پمفلٹ لے آیا جاتا ہے اور یہ پمفلٹ چھاپنے والے مجاہدین کے خلاف "جہاد" کرتے ہیں۔

یا اللہ! اس ملک کے لوگوں کو اتنا شعور دے کہ اسلامی قوانین کی اصل روح کو سمجھ سکیں۔ انشاء اللہ انقلاب آئے گا! بہت جلد آئے گا! اور یہ بڑے، لال اور سفید جھنڈے والے نہیں بلکہ کالے اور سفید جھنڈے والے لائیں گے، جیسے افغانستان میں لائے تھا۔ انشاء اللہ!!!

سوال!!:- کیا آپ وفاقی شرعی عدالت کی موجودگی میں ملاؤں کی خودساختہ شرعی عدالتوں کے قیام کو جائز سمجھتے ہیں؟

جواب:- آخری سوال میں اس "ملعون" نے اپنے دل کا ناپاک غبار نکال ہی ڈالا! کس نفرت سے اس نے علماء کو، "ملا" کہہ کر تحقیر کرنا چاہی ہے۔ علماء سے اسی نفرت کے سبب آج اس کے چہرے پر فرعون کی پھٹکار اور ہامان کی نحوست ٹپکتی ہے۔ اس داڑھی منڈے، بے دین اور بدبخت سے ایسی ہی وضاحت کی توقع کی جاسکتی ہے۔ دوسروں پر طعن کرنا، طنزیہ نعرے لگانا، مذاق اڑانا یہی اس کا شیوہ ہے۔ خیر! بات سوال کی ہے تو یہاں بھی "ملاؤں" کی شرعی عدالت کو خودساختہ کہنا بے جا ہے۔ کیونکہ یہ خالص شرعی احکامات کی روشنی میں قائم کی گئی ہے۔ اور اس کا ہر فیصلہ شریعت کی رو کے مطابق ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کے اکثر فیصلے حکومت کے من پسند ہوتے ہیں اور لوگوں کو تسلی بھی نہیں ہوتی۔ باقی تفصیلات پچھلے سوال کے جواب میں ہیں۔

بینرز:- (BANNERS)

ریلی سے قبل ایک اور کام یہ کیا کہ شہر بھر میں "اسلامی" بینرز جگہ جگہ، ہر گلی کوچے میں لگا دئے جن میں کھلے عام اللہ کے دین کا انکار اور کفر سے بھائی چارگی بڑھانے کے دعوے کئے گئے۔

کہیں یہ طالبان کے اسلام کو نامنظور کرتے ہیں کہیں کلاشنکوفی حکومت کو۔ ان کم فہم لوگوں کو طالبان کے اسلام کا لگتا ہے کہ صحیح علم ہی نہیں۔ طالبان کا اسلام تو خالص قرآن و احادیث پر مبنی تھا۔ حدود اللہ کی پاسداری تھی۔ حقداروں کو ان کا حق ملتا تھا۔ ظاہر ہے! ایسا اسلام یہ کب قبول کرنے والے ہیں۔ انہیں تو کافروں کے پیسوں سے تنخواہیں جو بھرنی ہوتی ہیں۔ بیواؤں کے نام پر زکوٰۃ کے آدھے پیسے خود ہضم کرگئے اور ڈکار تک نہیں لی۔ بس تھوڑا اور اگر عوام کا ایمان کمزور ہوا تو کل اس طرح کے BANNER بھی ہونگے نعوذباللہ کے

اللہ - نامنظور قرآن - نامنظور - حدیث - نامنظور

خلافت راشدہ - نامنظور عہد رسالت - نامنظور

شیعت - منظور قادیانیت - منظور

نیلوفر بختیار کی بے غیرتی - منظور

شیعت کی بھائی چارگی اور نیلوفر بختیار کی بے غیرتی تو یہ ابھی بھی منظور کر چکے ہیں۔

ہائے رے ان کی عقل! بھائی چارگی بھی کس سے بڑھائے ہیں؟ شیعوں سے! کہ جنہوں نے نہ ان کے صحابہؓ کو قبول کیا نہ ان کی ماں، عائشہ رضی اللہ عنہا کو۔

جو کچھ بھی ہو، اب ہمیں ہی سب کچھ کرنا ہے اور عوام کو حق کی روشنی دکھانی ہے اور پاکستان میں انشاء اللہ ہر طرف شرعی حکومت نافذ کرنی ہے۔ اور سب کی زبان پر "سابق" کے بجائے "اللہ اکبر" کا نعرہ لانا ہے۔ اللہ عمل کی توفیق دے

وما توفیقی الا باللہ